احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ
۱۳۔ جولائی ۱۹۹۴ء

روزنامہ الفضل ربوہ

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۵۴ | بدھ ۲ صفر ۱۴۱۵ ہجری - ۱۳ وفا ۱۳۷۳ ہش - ۱۳ جولائی ۱۹۹۴ء

بچپن سے ہی مالی قربانی کا مزا ڈال دیں

چندے سے زیادہ ہمیں اگلی نسل کے اخلاص میں دلچسپی ہونی چاہئے۔ اگر ہم بچوں کو شروع ہی سے خدا کی راہ میں مالی قربانی کا مزا ڈال دیں' اس کا چسکا ان کو پڑ جائے تو آئندہ ساری زندگی یہ بات ان کی تربیت کے دوسرے معاملات پر بھی اثر انداز رہے گی۔ اور جس کو مالی قربانی کی عادت ہو وہ خدا کے فضل سے عبادتوں میں بھی بہتر ہو جاتا ہے۔ جماعت سے عمومی تعلق میں بھی اچھا ہو جاتا ہے اور یہ اس کی روحانی زندگی کی ضمانت کا بہت ہی اہم ذریعہ ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یاد رکھو حقائق اور معارف کا تعلق علوم سے ہے۔ جس قدر معرفت وسیع ہوگی' حقائق کھلتے جائیں گے۔ پس تحقیقات کرتے وقت دل کو بالکل پاک اور صاف کر کے کرے۔ جس قدر دل تعصب اور خود غرضی سے پاک ہوگا' اسی قدر جلد اصل مطلب سمجھ میں آجائے گا۔ نور اور ظلمت میں جو فرق ہے اسے ایک جاہل سے جاہل انسان بھی جانتا ہے۔ سچی اور صحیح بات ایک ہی ہوتی ہے۔ پس دو لفظوں میں میری ساری تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ سیدھا خط دو نقطوں میں ایک ہی ہوتا ہے۔ یہ امور ہیں جو قابل غور ہیں۔ (ملفوظات جلد اول ص ۴۶۸)

قرض سے بچنے۔ اسباب مہیا ہونے اور ان سے کام لینے کی توفیق کیلئے دعا کرنی چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

جب انسان میں افلاس ہو گا۔ ضرورتیں مجبور کریں گی قحط گرانی اشیاء کپڑا۔ غلہ۔ دال۔ گوشت۔ دودھ' تعلیم سب چیزیں گراں ہوں گی تو انسان جس کا گزارہ ان کے سوا ہو نہیں سکتا مجبور ہو گا کہ کسی سے قرض لے اور طرح طرح کی تدابیر حصول قرض کے واسطے اسے عمل میں لانی پڑیں گی اور اس طرح سے قرض کی مصیبت میں مبتلا ہو جاوے گا۔ پھر چونکہ آمدنی کے ذرائع تو محدود ہیں اور آمد خرچ سے کم ہے قرض کے ادا کرنے کی کوئی صورت نظر نہ آوے گی لوگ قرض خواہ تنگ کریں گے۔ سختی کریں گے' مقدمات کریں گے۔ ڈگریاں کرائیں گے۔ قرقیاں ہوں گی۔ لوگ گلے میں کپڑا ڈالیں گے۔ غرض اس طرح سے حالت بہت خطرناک اور نازک ہو جاوے گی۔ اس واسطے دعا کرنی چاہئے خدا ان سب باتوں سے بچاوے۔ اور ہم و حزن سے محفوظ رکھے۔ سچے اسباب مہیا کرنے اور پھر ان سے کام لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ تاکہ بخل اور جُبن اور پھر ان کے بد نتائج قرض اور قہر الرجال سے حفاظت میں رکھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ (صاحب ایمان) متقی کی مثال اس پرندہ کی طرح ہے کہ (۔) جو اپنے گھونسلے میں دانہ جمع نہیں رکھتا۔ مگر وہ بیکار اور بے دست و پا ہو کر بھی اپنے ہاتھ پاؤں توڑ کر نہیں بیٹھ رہتا۔ باہر جاتا ہے اور شام کو پیٹ بھر کر واپس آشیانہ میں آجاتا ہے پس (صاحب ایمان) کے واسطے بھی اس میں ایک سبق رکھا ہے اور توکل کے معنے بتائے گئے ہیں جس طرح سے پرندہ کے گھر میں دانہ جمع نہیں ہے مگر وہ ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ بھی نہیں رہتا۔ بلکہ گھونسلے سے باہر جاتا ہے محنت مشقت کرتا ہے اسی طرح انسان کو بھی محنت کرنی چاہئے تاکہ اس کی ضرورتیں اس کے واسطے بھی مہیا کی جاویں۔ وہ کاہل اور سست انسان جو کہ توکل کے جھوٹے معنے گھڑ کر توکل کی آڑ میں ایسا کرتے ہیں سوچیں اور غور کریں۔

(از خطبہ ۳۔ اپریل ۱۹۰۸ء)

انسان اخلاص لیکر اور دل کو صاف کر کے بیٹھے تو چھوٹی سی چھوٹی بات کا بھی اثر ہوتا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

طلباء کیلئے خدمت دین کا سنہری موقع

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث فرماتے ہیں۔

"میں طالب علموں سے کہتا ہوں کہ چونکہ گرمیوں کی چھٹیاں آرہی ہیں وہ ضرور وقف عارضی پر جائیں۔ ان کا علم بڑھے گا۔ جہاں وہ جائیں گے وہاں کے لوگوں کے لئے انہیں نمونہ بننے کی کوشش کرنی پڑے گی اور اگر نوجوان ان کے لئے نمونہ بنیں گے تو ان پر بڑا اثر ہوگا کہ چھوٹی چھوٹی عمروں والے اس قسم کا کام کر رہے ہیں۔"

(الفضل ۱۲ فروری ۱۹۷۰ء)

تمام طلباء کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس سنہری موقع سے فائدہ اٹھائیں اور جلد از جلد فارم وقف عارضی پر کر کے نظارت ہذا کو بھجوائیں تاکہ وہ اس بابرکت تحریک میں شامل ہو کر اس کی برکتوں سے فیضیاب ہو سکیں۔ فارم وقف عارضی نظارت ہذا یا اپنے حلقہ کے مربی صاحب سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ تعلیم القرآن۔ وقف عارضی)

(احمدیت) میں احساس کمتری کے لئے کوئی جگہ کوئی گنجائش باقی نہیں' (احمدیت) تو دوسروں کو بلند کرتی ہے۔ (احمدیت) میں قومی انتقاموں کی کوئی گنجائش نہیں۔ (احمدیت) تو وہ ہے جو قوموں کے ظلم و ستم کی تاریخ کو یکسر مٹا ڈالتی ہے۔ انسانیت کا ایک آغاز کرتی ہے' جس کا آغاز محبت اور بھائی چارے پر ہوتا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

پنشنر خدمت دین کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۱۳- وفا ۱۳۷۳ ہش ۱۳- جولائی ۱۹۹۴ء

جسمانی اور روحانی زندگی کی غذا

جس طرح انسانی جسم کی بقا کے لئے بہت سے کھانے موجود ہیں اور یہ کھانے نہ صرف بقاء کا باعث بنتے ہیں بلکہ مختلف لذات بھی عطا کرتے ہیں اسی طرح روحانی زندگی کی بقا کے لئے بہت سے کھانے ہیں۔ یہ کھانے نیکیوں کی شکل میں سامنے آتے ہیں آخر روحانیت ہے کیا۔ اللہ تعالیٰ کے احکام۔ ایسے اعمال کا سرزد ہونا جنہیں نیکیاں کہا جا سکتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں نیکیاں روحانی بقاء کے لئے کھانے کا کام دیتی ہیں۔ اگر نیک نیتی کے ساتھ نیک عمل کیا جائے تو اس کے بعد ایک اور نیکی کی طرف نگاہ اٹھنے لگتی ہے کہ وہ بھی کر ہی لی جائے۔ اور اس سے بڑھ کر یہ کہ انسان کے دل میں یہ خواہش پیدا ہونے لگتی ہے کہ وہ نیکیاں ہی کرتا رہے یہ بات اس کی روحانی زندگی کو تقویت دینے والی ہے۔ اور چونکہ روحانیت کا تعلق خدا کے ساتھ ہے اس لئے یہ خود بھی لامحدود ہے اور نیکیاں اور نیکیوں کی خواہش لامحدود ہوتی چلی جاتی ہے۔

جسمانی غذا کے لئے انسان کو وقت لگتا ہے۔ حالانکہ جسمانی غذا تھوڑی ہی دیر اس کے کام آتی ہے ایک دفعہ کا کھانا کھایا ہوا پانچ سات دن بھی کام نہیں آسکتا۔ صبح کھایا ہے تو شام کو پھر کھانے کی ضرورت ہے۔ اور اسی طرح مسلسل کھاتے رہنا بھی زیادہ دیر کام نہیں آتا۔ آخر ایک دن ایسا بھی آجاتا ہے کہ انسان کو اس کھانے کی ضرورت نہیں رہتی۔ وہ خود اس دنیا میں نہیں رہتا اس لئے اس دنیا میں جو جسم اسے دیا گیا تھا اب وہ کھانے کا محتاج نہیں رہا۔

اس کے مقابل روحانی زندگی کو بہت دیر تک رہنا ہے۔ ابدالاباد تک رہنا ہے۔ اسے ہمیشہ غذا کی ضرورت رہے گی۔ اس دنیا میں بھی اور دوسری دنیا میں بھی۔ زندگی ہے تو غذا بھی چاہئے۔ اور روحانی زندگی تو ہے ہی۔ اس لئے روحانی زندگی کے لئے غذا کی بھی ضرورت ہے۔ اور یہ ضرورت ہمیشہ قائم رہتی ہے۔

جسمانی زندگی کی غذا کے لئے کس قدر تگ و دو کرنی پڑتی ہے۔ انسان دن بھر مشقت کرتا ہے۔ سارا ہفتہ کام میں جتا رہتا ہے۔ سارا سال اسے محنت کرنی پڑتی ہے۔ اور اسی طرح کام کرتے رہنے ہی سے اسے اس کی ضرورت کے مطابق غذا ملتی ہے جو اس کی زندگی کو قائم رکھتی ہے۔ جب تک خدا چاہتا ہے۔ کیونکہ یہ تو نہیں کہ غذا کھاتا رہے تو ہمیشہ زندہ ہی رہے' اسے ایک دن بہرحال ختم ہو جانا ہے۔ اور اس کی غذا نے بھی۔

اگر ایک چھوٹے سے عرصہ کی بقاء کے لئے غذا حاصل کرنے کی خاطر اتنی تگ و دو کرنی پڑتی ہے۔ تو یہ بات سوچئے۔ اور اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ روحانی زندگی جو دائمی ہے اس کے لئے کتنی تگ و دو کی ضرورت ہوگی۔ یہ نہیں کہ ایک نیکی کی اور تمام روحانی مدارج حاصل ہو گئے۔ اور ہمیشہ ہمیش کی زندگی مل گئی۔ روحانی زندگی کی غذا کے لئے جسمانی زندگی کی غذا سے بھی زیادہ کوشش کی ضرورت ہے' یعنی بالفاظ دیگر نیکیاں ہی نیکیاں کرتے رہنا۔ اور برائی سے کلیتہً پرہیز۔ یہ ہے روحانیت کا لازمۂ حیات۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم سے نیکیاں ہی نیکیاں سرزد ہوں اور ہم روحانیت کے اعلیٰ مدارج حاصل کرتے رہیں۔

آئینہ میں دیکھتا ہوں نت نئی تصویر ہے
میرا چہرہ خواب ہے یا خواب کی تعبیر ہے
میرا جرم عاشقی منصف کو آیا ہے پسند
وہ سمجھتا ہے بریّت ہی مری تعزیر ہے

ابو الاقبال

نغمہ

ایک اندھیرا آنکھ جھپک کر لاکھ اندھیرے لائے
چاند کی نظریں دیپک پر ہیں دیپک جلتا جائے

بن باسی جوگی متوالا راگ انوکھے گائے
پتھر کے سینے کا سپنا سانپ بنے بل کھائے

پُورب کی بدمست ہوا راہوں پہ پھن پھیلائے
انگ انگ دکھلا کر ناگن لپک لپک لہرائے

دیپک راگ کوئی سُلگا کر ہر دے آگ لگائے
مندر جل کر راکھ بنے اور پُورب کو اُڑ جائے

پُورب کے گل بوٹوں پر بھی ایک نیا رنگ آئے
سات رنگ کی سات زمینیں سات سمندر لائے

کوئی کرے جیون اُجیارا کوئی تو رُوپ دکھائے
نین کی نرمل نازک نیّا بے سُدھ نیر بہائے

کسی کی آس پہ سانجھ سویرے کون کنارے آئے
چاند کی نظریں دیپک پر ہیں دیپک جلتا جائے

ایک اندھیرا آنکھ جھپک کر لاکھ اندھیرے لائے

غالب احمد

تقویٰ یہی ہے کہ انسان بالکل خدا کا ہو جاوے

خدا کی راہوں کا علم انسان کو تقویٰ کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے (-) تم تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ تم کو علم عطا کرے گا۔ جس سے تم اس کی رضامندی کی راہ پر چل سکو گے۔ تقویٰ یہی ہے کہ انسان بالکل خدا کا ہو جاوے۔ اس کا اٹھنا بیٹھنا چلنا۔ پھرنا۔ کھانا۔ پینا۔ ہر ایک حرکت و سکون خدا کے لئے ہو۔ جب وہ ہمہ تن اپنے وجود اور ارادوں کو خدا کے لئے بنا دے گا تو پھر خدا بھی اس کا بن جاوے گا۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

سخت محنت اور کام

مجھے اپنے متعلق یہ خیال سن کر کہ میں کیا کام کرتا ہوں اس ہردلعزیز کی مثال یاد آگئی جس کے متعلق مشہور ہے کہ وہ کہیں گدھا لے کر جا رہا تھا۔ ساتھ اس کے اس کا بیٹا بھی تھا۔ راستہ میں انہیں کچھ آدمی ملے۔ جنہوں نے کہا کیسے بیوقوف ہیں پیدل جا رہے ہیں اور گدھا خالی ہے۔ سوار کیوں نہیں ہو جاتے۔ یہ سن کر باپ گدھے پر سوار ہو گیا کچھ دور جانے کے بعد کچھ اور آدمی ملے جنہوں نے کہا کہ آج کل خون سفید ہو گئے ہیں۔ دیکھو بیٹا تو پیدل جا رہا ہے اور باپ سوار ہے۔ یہ سن کر باپ اتر بیٹھا اور بیٹے کو چڑھا دیا۔ تھوڑی دور پر اور آدمی ملے۔ جنہوں نے کہا دیکھو بڈھا تو پیدل جا رہا ہے اور بیٹا نوجوان سوار ہے۔ یہ سن کر دونوں نے مشورہ کیا کہ باپ بیٹھتا ہے تو بھی اعتراض ہوتا ہے بیٹا بیٹھتا ہے تو بھی اعتراض ہوتا ہے اب یہی تدبیر ہے کہ دونوں بیٹھ جائیں۔ یہ مشورہ کر کے دونوں گدھے پر بیٹھ گئے۔ آگے چلے تو کچھ اور لوگ ملے۔ انہوں نے کہا شرم نہیں آتی ایک بے زبان جانور پر دو آدمی سوار بیٹھے ہیں۔ یہ سن کر وہ دونوں اتر بیٹھے اور مشورہ کرنے لگے کہ پچھلی سب صورتیں قابل اعتراض تھیں اب کیا کیا جائے۔ آخر سوچ کر سوا اس کے کوئی تدبیر نظر نہ آئی کہ دونوں مل کر گدھے کو اٹھا لیں۔ آخر اسی طرح کیا۔ مگر گدھے نے لاتیں مارنی شروع کیں اور ایک پل پر الٹ کر گر گیا اور ہلاک ہو گیا اور باپ بیٹا ہردلعزیزی کی خواہش پر افسوس کرتے ہوئے گھر واپس آگئے۔ اس خیال کا مطلب یہ ہے کہ انسان خواہ کچھ کرے اس پر اعتراض ضرور ہوتا رہتا ہے۔

ہماری جماعت میں ایک تو وہ لوگ ہیں جو رات اور دن کہتے رہتے ہیں کہ آپ ہر وقت کام میں لگے رہتے ہیں کسی وقت کام نہیں چھوڑتے۔ اور ایک وہ ہیں جو کہتے ہیں کام ہی کیا کرتے ہیں ہمیں تو کوئی کام نظر نہیں آتا۔ اگر نظر نہ آنے والوں کی بات سچی ہے اور یہ بیکار بیٹھنے کی علامت ہے۔ تو اللہ تعالیٰ تو کچھ نہ کرتا ہو گا کیونکہ وہ کسی کو کام کرتا نظر نہیں آتا۔ کام کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ کچھ دماغی کام ہوتے ہیں اور کچھ جسمانی۔ ایک شخص جو قوم کے غم میں دن رات تدبیریں سوچتا رہتا ہے دیکھنے والا تو اس کے متعلق یہی کہے گا کہ نکما بیٹھا رہتا ہے۔ مگر کیا کوئی عقلمند بھی یہ کہہ سکتا ہے کہ ایک ٹوکری ڈھونے والا تو کام کرتا ہے مگر دماغی کام کرنے والا نکما بیٹھا رہتا ہے۔ دماغی فکر تو وہ چیز ہے جو ایک دن رات میں انسان کو بوڑھا کر دیتی ہے۔ مگر جسمانی کام انسان کو اور زیادہ طاقتور بناتا ہے۔ حالانکہ دماغی کام نظر نہیں آتا اور جسمانی کام نظر آتا ہے۔ دماغی کام پاس بیٹھنے اور ساتھ رہنے سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ جب میں گزشتہ سال ولایت گیا تو کئی انگریز بھی جو ملنے کے لئے آتے گو وہ مسلمان نہ تھے وہ مجھے کام میں مشغول دیکھ کر مشورہ دیتے کہ اس طرح صحت خراب ہو جائے گی۔ آپ کچھ آرام بھی کیا کریں۔ حقیقت حال انسان کو ملنے سے ہی معلوم ہو سکتی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل کے ساتھ بہتر ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ بیوی کی گواہی خاوند کے متعلق بہت وزن رکھتی ہے۔ اس لئے مسلمان حضرت خدیجہؓ کی گواہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیش کیا کرتے ہیں۔

ابھی چند دن ہوئے ایک مربی کے متعلق میرے پاس شکایت پہنچی کہ اس نے یہ یہ باتیں کہی ہیں۔ اس پر جب ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا اور باتیں تو غلط ہیں البتہ یہ میں نے کہا ہے کہ جو آدمی ان کے ساتھ رہے اس سے کام اس سختی سے لیتے ہیں کہ وہ تنگ ہو جاتا ہے۔ پس میرے کام کا اندازہ ساتھ کام کرنے والے کر سکتے ہیں۔

عہدیداران کیلئے نصائح

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے لیکچر بتاریخ ۳۱-۸-۹۱ کا ایک اقتباس درج ذیل ہے۔ فرمایا۔

"میں نے بارہا عہدیداران کو اور جماعت کو بالعموم یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ان لوگوں کو جو ہدایت نہیں پاتے تھے۔ جن کی تربیت میں نقص تھے۔ نفرت، حقارت اور خشک تنقید کی نظر سے نہیں دیکھا کرتے تھے بلکہ آپ کا دل ان کے لئے زخمی ہو جایا کرتا تھا اور آپ ان کا دکھ محسوس فرمایا کرتے تھے۔ جو شخص کسی کمزور کے لئے دکھ محسوس کرتا ہے اس کے نتیجہ میں اس کی تنقید میں بھی ایک رس پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ تنقید جو دل کے گداز سے کی جائے اس کا رنگ اور ہوتا ہے۔ اس کی تاثیر اور ہوا کرتی ہے اور وہ تنقید جو خشک ملا کی طرح کی جائے وہ اثر سے خالی ہوتی ہے۔ جیسے کوئی ایسا درخت جو پھلدار نہ رہے"۔

(مرسلہ وکیل المال اول تحریک جدید)

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں:

پس یہ مضمون بہت ہی وسیع اور گہرا ہے اور اس مضمون کو آپ آگے بڑھائیں اور رحمانیت سے تعلق جوڑیں تو (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) دوبارہ کہیں اور پھر سوچیں کہ رحمان خدا نے آپ کے لئے کیا کیا کچھ پیدا کیا ہے۔ رحمان کا تصور قائم ہی نہیں ہو سکتا جب تک عدل کا تصور نہ ہو کیونکہ رحمان عدل سے بالا ہے اور اوپر ہے۔ بالا ان معنوں میں نہیں کہ بے نیاز بلکہ عدل کے قیام کے بعد رحمانیت کا مضمون شروع ہوتا ہے۔ پس جو شخص عدل پر ہی قائم نہیں وہ یہ نہیں کہہ سکتا ہے (ہر قسم کی تعریف کا اللہ ہی مستحق ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ بے حد کرم کرنے والا۔ بار بار رحم کرنے والا) رحمان تو ضرورت سے بڑھ کر دینے والا، حق سے بڑھ کر دینے والا، بن مانگے دینے والا۔ پس یہاں تعلقات کے دائرے ربوبیت کی بالا شان دکھانے لگتے ہیں۔ ربوبیت کا مضمون زیادہ ارتقائی صورت میں انسانی ذہن پر ابھرتا ہے اور اس سے اعمال پر جلوہ گر ہوتا ہے۔ پس جب (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) کہتے ہیں تو یہاں "ک" سے مراد اللہ تو ہے ہی کہ اے خدا تجھ سے، مگر خدا کی کس شان سے تعلق باندھا جا رہا ہے۔ ربوبیت کا مضمون ایک تعلق پیدا کرے گا تو رحمانیت کا مضمون ایک دوسرا تعلق پیدا کرے گا۔ پھر رحیمیت کا مضمون ہے جس میں محنت کا پورا پورا اجر بلکہ محنت سے کچھ بڑھ کر اجر دینے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ ایک انسان اپنے تعلقات کے دائرے میں بڑی آسانی کے ساتھ اپنے آپ کو پرکھ سکتا ہے کہ کیا میں جب کہتا ہوں (ہر قسم کی تعریف کا اللہ ہی مستحق ہے۔ جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ بے حد کرم کرنے والا۔ بار بار رحم کرنے والا۔) تو رحیم تک میری حمد کی آواز پہنچتی بھی ہے کہ نہیں یا رحیمیت کو میں واقعی قابل تعریف سمجھتا ہوں اور اگر سمجھتا ہوں تو پھر میں خود کیوں رحیم بننے کی کوشش نہیں کرتا۔ پس جہاں جہاں اس کے اس سوال کے جواب میں ایک منفی تصویر ابھرتی ہے یا بے رنگ تصویر ابھرتی ہے وہیں وہیں اس کا (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) کہنا اثر سے خالی ہوتا چلا جاتا ہے۔ جہاں منفی تصویر ابھرتی ہے اس کا مضمون بعد میں بیان ہو گا کہ پھر اس کے ساتھ کیا ہوتا ہے۔

آگے بڑھیں تو (جزا سزا کے وقت کا مالک ہے) تک آپ پہنچ جاتے ہیں۔ مالک میں خدا تعالیٰ کی نہ صرف ملکیت کی صفت بیان ہے بلکہ ملوکیت کی صفت بھی بیان ہے یعنی مالک کے اندر سب چیزیں داخل ہو جاتی ہیں لیکن جب یوم الدین کے ساتھ مُلک کی اضافت ہو تو (جزا سزا کے وقت کا مالک ہے) کا مطلب یہ ہے کہ ایسا مالک جس کے قبضہ قدرت میں تمام انجام ہیں۔ کوئی چیز اس سے بھاگ کر باہر نکل ہی نہیں سکتی۔ ساری عمر کوئی شخص محنت کرے اور وہ سمجھے کہ میری اس کوشش میں کسی اور نے کوئی دخل نہیں دیا اور میں کامیاب ہو گیا لیکن اس محنت کا پھل گھر پہنچتے تک بھی، اگر مالک یہ فیصلہ کر لے کہ اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکے گا تو وہ فائدہ نہیں اٹھا سکے گا۔ اگر گھر میں پہنچ بھی جائے اور وہ بظاہر سمجھے کہ میں اپنے محنت کے پھل پر قابو پا چکا ہوں، یہ میرا ہو چکا ہے اگر مالک یہ سمجھے کہ اس سے اس محنت کرنے والے کو فائدہ نہیں پہنچنا چاہئے تو وہ محنت کرنے والا خود دنیا سے اٹھ سکتا ہے یا اور کوئی ایسی بلا اس پر نازل ہو سکتی ہے کہ گھر میں پھل موجود ہے لیکن محنت سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا تو مالک ایک ایسے کامل صاحب اختیار وجود کا تصور پیدا کرتا ہے جس کے قبضہ قدرت میں ہر چیز ہے جو سیاست کا بھی بادشاہ ہے، جو ملکیت کا بھی بادشاہ ہے اور ملوکیت کا بھی یعنی وہ تمام اختیارات بھی رکھتا ہے جو ایک مالک اپنی کسی چیز پر رکھتا ہے خواہ وہ بادشاہ ہو یا نہ ہو۔ ایک چھوٹے سے چھوٹا غریب آدمی بھی کچھ نہ کچھ اختیار رکھتا ہے۔ ایک روٹی کا ٹکڑا بھی اگر اس کو بھیک کے طور پر ملا ہو تو وہ اس ٹکڑے پر تھوڑا سا اختیار رکھتا ہے تو مالک کے اندر یہ تمام اختیارات آ جاتے ہیں جن میں بادشاہ کو دخل دینے کا کوئی حق ہی نہیں پہنچتا اور اگر وہ چاہے بھی تو ہر ایک کے اختیار چھین نہیں سکتا تو مالک ایسے عظیم وجود کو کہتے ہیں جو ہر چیز کا حقیقی مالک ہے چھوٹی ہو یا بڑی ہو اور مالک کے اندر بعض ایسی باتیں ہیں یعنی بادشاہ کے اختیارات میں جو ملکیت کے دوسرے اختیارات میں نہیں ہوا کرتیں۔ بادشاہ قانون بنا دیتا ہے۔ بادشاہ جب چاہے کسی کو Dispossess کر دیتا ہے اس کے اختیارات وقتی طور پر چھین لیتا ہے، سوائے اس کے کہ وہ چھوٹی چھوٹی باتیں جن پر انسان کا اختیار رہتا ہی ہے وہ چھین نہیں سکتا وہ اس کو اس کی ہر چیز سے Possession سے محروم کر سکتا ہے لیکن اس کے خیالات کے قبضے سے محروم نہیں کر سکتا۔ پس خدا جب مالک بنتا ہے تو ہر چیز کا مالک بن جاتا ہے وہ

(باقی صفحہ ۴ پر)

صبر و تحمل کا نمونہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم میاں محمد ابراہیم صاحب نے الفضل ۹۔ اپریل ۱۹۴۴ء میں "صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا صبر" کے عنوان سے حضرت ام طاہر صاحبہ کی وفات کے موقعہ پر لکھا:۔

جس روز حضرت سیدہ ام طاہر احمد صاحب (   ) کی روح ان کے جسد عنصری سے پرواز کرنے والی تھی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا لاہور سے فون آیا کہ حالت سخت تشویش ناک ہے اور پیش آمدہ حالات کے پیش نظر طاہر احمد کا خیال رکھا جائے۔ طاہر احمد ہاں اس طاہری کو جس کی اپنی امی کی ہدایات کے ماتحت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے کے سپرد کیا گیا تھا۔ چونکہ وہ ان دنوں میٹرک کا امتحان دے رہا تھا اس لئے اسے اپنی امی کی نازک حالت سے بے خبر رکھنے کی کوشش کی گئی۔ چونکہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب خود بھی اس روز لاہور تشریف لے گئے تھے۔ طاہر کو حضرت میر محمد اسحاق صاحب (   ) کے سپرد کیا گیا اور خاکسار جس کو طاہر احمد کا استاد بلکہ ایک لحاظ سے ٹیوٹر ہونے کا فخر حاصل ہے حضرت میر صاحب کے ارشاد کے ماتحت خاص طور پر تا اطلاع ثانی طاہر کی نگرانی پر مقرر ہوا اور یہ قرار پایا کہ میں صاحبزادہ صاحب کے ساتھ ہی رہوں۔

اس اثنا میں حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) کا دوبارہ فون آچکا تھا کہ طاہر احمد کو لاہور پہنچانے کا انتظام کیا جائے۔ اس کے لئے جب تیاری کی جا رہی تھی تو طاہر احمد نے اس خاموش اور تشویش ناک فضاء کو بھانپا مگر صبر اور سکون کے ساتھ تیاری میں مصروف ہو گیا۔ دوسرے روز صبح ریاضی کا امتحان تھا۔ لاہور جانے کی جب تیاری شروع کی تو اس خواہش کا بھی اظہار کیا کہ بشارت الرحمان صاحب کو ان کے ساتھ موٹر میں بھیج دیا جائے تاکہ راستہ میں امتحان کی تیاری ہوتی رہے۔ ابھی موٹر کا انتظام ہو ہی رہا تھا کہ لاہور سے فون آگیا کہ اب لاہور آنے کی ضرورت نہیں۔ امی کی اس قدر تشویش ناک حالت اور طاہر کا اس عمر میں اتنا بڑا صبر اور امتحان کی تیاری میں مصروفیت اس کو کوئی ایسا شخص باور نہیں کر سکتا جس کو طاہر احمد کو زیادہ قریب سے دیکھنے کا موقع نہ ملا ہو۔ اس روز اور اس سے قریب کے پہلے چند ایام میں جب کبھی طاہر سے پوچھا جاتا "میاں"!! امی کا کیا حال ہے۔" اس سوال سے کچھ پریشان تو ہو جاتا لیکن جواب میں کبھی مایوسی کا اظہار نہ کرتا اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں اس میں بہت حد تک حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی تربیت اور حکمت کا بھی دخل ہے۔ جو ان دنوں ہر وقت سوائے امتحان اور اس کے لئے تیاری کے اوقات کے طاہر کو اپنے پاس ہی رکھتے۔ اور نہایت احسن طریق سے طاہر احمد کو پیش آنے والے حالات کیلئے تیار فرما رہے تھے۔

جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب' بشارت الرحمان صاحب' صاحبزادہ طاہر احمد اور خاکسار طاہر احمد کے کمرہ میں بیٹھے تھے۔ طاہر احمد ریاضی کی تیاری کر رہا تھا کہ کسی عورت نے باہر صحن میں آکر روتے ہوئے کہنا شروع کر دیا کہ آپا جان فوت ہو گئیں وفات تو یقیناً ہو چکی تھی لیکن ہم طاہر احمد کو فوراً بغیر اس کے کہ وہ ذہنی طور پر اس خبر کو سننے کے لئے تیار ہو یہ اطلاع نہ دینا چاہتے تھے۔ ہم نے اس عورت کو کہہ سن کر صحن سے باہر بھیج دیا اور اپنے طور پر اس کی خبر پر گفتگو کرنے لگے۔ بشارت الرحمان صاحب نے چند منٹ کے بعد مجھے کمرہ سے باہر طلب کر کے یہ اندوہناک خبر سنا دی اور میں نے جناب شاہ صاحب سے ذکر کیا کہ اب طاہری کو اس خبر کے سننے کے لئے تیار کر دینا چاہئے۔ شاہ صاحب موصوف نے اشاروں اشاروں میں کچھ بات کی۔ اس اثناء میں عصر کا وقت ہو چکا تھا۔ طاہر احمد نے وضو کیا اور بیت میں نماز کیلئے چلا گیا۔ پھر وہاں سے گھبرایا ہوا آیا کیونکہ اس وقت اس کی تلاش ہو رہی تھی۔ دیوار پھاند کر اپنی امی کے بالائی صحن میں اترا۔ اور پوچھا کہ کیا بات ہے۔ سید ولی اللہ شاہ صاحب کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے اور کہا کہ فوت ہو گئیں طاہر خاموشی اور سکون کا مجسمہ بن کر تخت پوش پر بیٹھ گیا اور اس قدر صبر کا مظاہرہ کیا کہ مجھے خیال آیا' ایسا نہ ہو کہ غم اندر ہی اندر ان کو زیادہ تکلیف دے۔ اس لئے ہم نے یہ کوشش کی کہ طاہر تھوڑا بہت رو لے۔ طاہر بھی اب بھر چکا تھا۔ اور ایک حد تک آنسو بہا کر اپنی امی ہاں اس امی کو جس کو ایک جہان رو رہا تھا۔ یاد کیا اور کہا کہ مجھے دو تین مرتبہ ایسی خوابیں آچکی ہیں۔ جن سے یہی ظاہر ہوتا تھا کہ بس امی فوت ہو جائیں گی۔ ابھی چند روز ہوئے مجھے خواب میں امی نے کہا کہ میں اس چراغ کی طرح ہوں جو بجھنے سے پہلے ڈگمگا رہا ہو۔

جس قدر صبر و وقار اور رضاجوئی کا طاہر نے اظہار کیا اس کی مثال کم از کم میرے مشاہدے میں کبھی نہیں آئی اور یہ اس تربیت کا اثر ہے جو اس کی امی نے کی۔ رات کو اس کی امی کا جنازہ آگیا اس وقت یہ میرے پاس نہ تھے۔ اس لئے مجھے ان کی کیفیت کا علم نہیں۔ صبح ریاضی کا امتحان تھا۔ میں مکان پر حاضر ہوا۔ معلوم ہوا رات وہ سید ولی اللہ شاہ صاحب کے ہاں چلے گئے تھے۔ وہاں پہنچا تو دیکھا کہ امتحان کی تیاری کر رہے ہیں۔ جب امتحان کا وقت ہوا تو ہمارے ساتھ امتحان کے کمرے میں آئے دروازہ پر چند بزرگ کھڑے تھے ان سے مصافحہ کیا اور امتحان میں شریک ہو گئے۔

جس بچہ نے دن رات اس قدر غم اور پریشانی میں گذاری ہو امتحان کے کمرہ میں اس کا امتحانی معیار پر پورا اترنا بہت مشکل ہے۔ لیکن جس قدر اپنے نفس پر قابو پانے اور اپنے حالات پر اقتدار حاصل کرنے کی طاہر نے کوشش کی میرے نزدیک وہ ہمارے لئے قابل تقلید ہے۔

صاحبزادہ طاہر احمد (جن کو میں فرط محبت سے طاہری کہہ رہا ہوں) میں متذکرہ صفات کے علاوہ خدا کے فضل سے اور بھی بہت سی خوبیاں ہیں۔ سردست میں صرف یہ کہہ سکتا

باقی صفحہ [illegible] پر

بقیہ صفحہ ۳

بندے کے خیالات تاہمی مالک بن جاتا ہے اور جب چاہے ان کو بھی تبدیل فرما سکتا ہے۔ وہ ہر ذی شعور کے شعور کا مالک بن جاتا ہے اور جب وہ بادشاہ بنتا ہے تو جس سے چاہے جس کو چاہے محروم کر دے۔ یہ مضمون قرآن کریم نے مختلف سورتوں میں مختلف آیات میں بیان فرمائے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا: (اے اللہ جو سلطنت کا مالک ہے تو جسے چاہتا ہے سلطنت دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے لے لیتا ہے جسے چاہتا ہے غلبہ بخشتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلیل کر دیتا ہے۔ سب بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے اور تو یقیناً ہر ایک چیز پر قادر ہے) یہاں مالک کا معنی صرف کسی چیز پر قبضہ کرنے والا نہیں بلکہ یہاں ملوکیت کے معنی اور بادشاہت کے معنی بھی اس میں داخل فرما دئے جیسا کہ میں بیان کر رہا ہوں۔ (-) اے خدا! تو ملک کا ہی مالک ہے۔ یعنی صرف چیزوں کا مالک نہیں' بادشاہتوں کا اور مضامین کا بھی مالک ہے۔ کوئی مضمون ایسا نہیں جس کا تو مالک نہ ہو اور بادشاہت بھی ایک مضمون ہے جو تیرے قبضہ قدرت میں ہے (-)

تو جس کو چاہتا ہے ملک عطاء فرما دیتا ہے جس سے چاہتا ہے ملک چھین لیتا ہے۔ تو ہر چیز پر قادر ہے۔ یہ مالک کی تعریف ہے۔ (-) کہ اے خدا! تو رات کو دن میں تبدیل فرما دیتا ہے۔ دن کو رات میں تبدیل فرما دیتا ہے۔ موت سے زندگی نکالتا ہے اور زندگی سے موت نکالتا ہے۔ مردوں سے زندہ پیدا کرتا ہے اور زندوں سے مردہ پیدا کر دیتا ہے۔ (-) اور جس کو چاہے بے حساب رزق عطا فرما دیتا ہے۔ تو اس آیت نے اس مضمون کو خوب کھول دیا کہ مالک سے مراد محض کسی چیز کا مالک ان معنوں میں نہیں ہے جن معنوں میں ہم مالک بنتے ہیں یا مالکیت کا مضمون سمجھتے ہیں بلکہ بہت ہی وسیع اور گہرا مضمون ہے۔ اس میں سیاست اور بادشاہت بھی داخل ہو جاتی ہے اور رزق بھی داخل ہو جاتا ہے اور قانون سازی بھی داخل ہو جاتی ہے اور قانون پر پورا قبضہ ہونا بھی داخل ہو جاتا ہے اور قانون کا نفاذ بھی داخل ہو جاتا ہے اور زندگی بھی اس کے ماتحت آتی ہے اور موت بھی اس کے ماتحت آتی ہے۔ گویا مالکیت کا تصور اتنا وسیع ہے کہ رحمانیت نے جس تخلیق کا آغاز کیا تھا اور ربوبیت نے اس تخلیق کو جن جن منازل سے گزارا تھا اور رحمانیت اور رحیمیت نے ان کے اوپر جو جو جوہر دکھائے ان سب کے بعد جو آخری صورت وجود کی ابھرتی ہے اس تمام صورت پر ہر پہلو سے خدا کا مکمل قبضہ ہے۔ پس مالک کا تصور ایک بہت ہی عظیم تصور ہے اور مالک بننے کی کوشش کرنا یہ مضمون ایک مشکل مضمون ہے لیکن اس کا تعلق پہلے مضامین سے ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ مالک ظالم بھی ہو سکتا ہے' سفاک بھی ہو سکتا ہے' کسی سے ناجائز چھین کر بھی وقتی طور پر مالک بن سکتا ہے اور ملوکیت کے اور ملکیت کے نہایت خوفناک مظاہر ہم دیکھتے ہیں تو پھر ہم ویسا بننے کی کس طرح کوشش کر سکتے ہیں لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ جب آپ ربوبیت کے دائرے سے داخل ہو رہے ہیں اور رب بننے کی کوشش مخلصانہ طور پر کر چکے اور کسی حد تک ربوبیت سے حصہ پا لیا جب رحمانیت کے دروازے میں داخل ہوئے اور رحمان بننے کی کوشش کی۔ اور کسی حد تک رحمانیت سے حصہ پا لیا۔ جب رحیمیت کے دروازے میں داخل ہوئے اور رحیم بننے کی کوشش کی اور رحیمیت سے کسی حد تک حصہ پا لیا تو در حقیقت آپ ہی ہیں جو مالک بننے کی صلاحیت پیدا کر چکے ہیں۔ آپ ہیں جن کا یہ حق بنتا ہے کہ (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) اے خدا! کچھ چیزوں میں تو ہم نے واقعتہ" کوشش کی اور تیرے جیسے بننے کی کوشش کرتے رہے اور کسی حد تک بن گئے مگر ملوکیت کا مضمون ایسا ہے جس میں ہمارا دخل نہیں ہے اور ہم مالک بن نہیں سکتے کیونکہ یہاں کامل طور پر تیرا قبضہ ہے۔ اس لئے اب تو ہمیں مالک بنا بھی دے اور یہ توفیق عطا فرما کہ ہم ملوکیت کے وقت رب بھی ہوں اور رحمان بھی ہوں اور رحیم بھی ہوں اور تیری تمام صفات کے مظہر ہوں اور تیرے مالک ہونے میں جو یہ ایک خاص شان پائی جاتی ہے کہ مالک ہوتے ہوئے بھی تو دوسروں کو ملکیت عطا کر دیتا ہے' یہ شان بھی ہمیں بخش۔

(ذوق عبادت و آداب دعا ص ۶۲ تا ۶۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناصرہ داؤد

نور کی پہلی کرن

ناصرہ داؤد اپنی کتاب "نور کی پہلی کرن" آنحضرت ﷺ کا بچپن' میں لکھتی ہیں: (خطاب تو بچوں سے ہے لیکن باتیں سب کے لئے مفید ہیں)

آج میں آپ کو آنحضرت ﷺ کی زندگی کے وہ واقعات بتانے لگی ہوں جب وہ آپ کی عمر کے ایک چھوٹے سے خوبصورت سے اور پیارے سے بچے ہوتے تھے۔ لیکن یہ بچہ کوئی عام بچہ نہیں تھا۔ بلکہ یہ وہ بچہ تھا جس کے آنے کا بڑی شدت سے انتظار کیا جا رہا تھا۔ کیونکہ اس بچے کی پیدائش کی خبریں دوسرے مذاہب کی کتب میں پہلے سے موجود تھیں۔

چنانچہ روم کا بادشاہ قیصر شام میں تھا کہ اس نے ایک دن ستاروں کو دیکھا اور کہا کہ ان ستاروں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نبی جس کی خبر کتابوں میں دی گئی ہے عنقریب ظاہر ہونے والا ہے۔

آنحضرت ﷺ سے پہلے عرب لوگ محمد نام نہیں رکھتے تھے۔ مگر جب بائبل کی پیش گوئیوں کے ذریعہ انہیں پتہ چلا کہ جس نبی کا وہ انتظار کر رہے ہیں اس کا نام محمدؐ ہوگا تو انہوں نے اپنے بچوں کے نام محمدؐ رکھنا شروع کر دیئے۔ اس سے یہ ظاہر ہے کہ اس وقت لوگوں میں یہ احساس پیدا ہو رہا تھا کہ اب عرب کے نبی کا زمانہ قریب آگیا ہے۔ چنانچہ یہودی لوگ اپنے ملک شام کو چھوڑ کر مدینہ اور خیبر میں آبسے کیونکہ ان کے اولیاء نے انہیں یہ خبریں دیں تھیں کہ اب وہ نبی ظاہر ہونے والا ہے۔ اس لئے وہ اپنی قوم کو نصیحت کرتے تھے کہ تم اس طرف چلے جاؤ تاکہ جب وہ نبی ظاہر ہو تو اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ تمہاری مشکلات دور کر دے گا چنانچہ یہودی مدینہ اور اس کے ارد گرد آکر بسنے لگے کہ وہ نبی اس علاقہ میں ظاہر ہونے والا ہے۔

یہ ساری باتیں بتاتی ہیں کہ اس زمانہ میں عیسائی بھی اور یہودی بھی رسول کریم ﷺ کی آمد کا بڑی شدت کے ساتھ انتظار کر رہے تھے۔ قیصر روم نے آسمان پر ایسی علامتیں دیکھیں جن کو دیکھ کر اسے کہنا پڑا کہ نبی کے ظہور کا وقت آگیا ہے۔ یہودی اس لئے مدینہ ہجرت کر کے آئے کہ ان کے اولیاء نے یہ بتایا تھا کہ وہ نبی اس علاقے میں ظاہر ہونے والا ہے اور عربوں نے محمد رسول اللہ ﷺ کی پیدائش سے پہلے اپنے اپنے بچوں کا نام محمد رکھنا شروع کر دیئے جو پہلے نہیں ہوتا تھا کہ شائد انہی کا بچہ وہ خوش قسمت بچہ ہو جس نے دنیا کا نجات دہندہ بننا تھا۔

آپؐ کی پیدائش سے پہلے آپ کی والدہ حضرت آمنہ نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے اور اس کا نام محمدؐ رکھا ہے پھر آپ نے خواب میں یہ بھی دیکھا کہ ان کے اندر سے ایک چمکتا ہوا نور نکلا ہے جو دور دراز ملکوں میں پھیل گیا ہے۔

جیسا کہ میں نے آپ کو پہلے بتایا ہے کہ یہودی' عیسائی اور عرب سب اپنی الہامی کتابوں کے مطابق ایک نبی کے آنے کا شدت سے انتظار کر رہے تھے۔ اور ان کی مذہبی کتب کی بعض پیش گوئیوں سے پتہ چلتا تھا کہ وہ نبی عرب میں ظاہر ہو گا۔ دشمن گھبرا گئے کہ اگر وہ نبی واقعی عرب قوم میں سے ہی ہوا تو ہمارے لئے تو بہت مشکلات پیدا ہو جائیں گی لہٰذا انہوں نے فیصلہ کیا کہ عرب قوم کا جو مرکز خانہ کعبہ ہے۔ اسے گرا دیا جائے۔

ملک یمن کا نام تو آپ نے سنا ہو گا۔ وہاں کا جو والی تھا اس کا نام تھا "ابراہۃ الاشرم" یہ کعبہ کا بہت دشمن تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ عرب کے باقی لوگوں کو بھی کعبہ سے محبت نہ رہے۔ اب اس نے یہ چال چلی کہ یمن میں ایک عبادت گاہ بنائی اور اعلان کر دیا کہ وہ خانہ کعبہ کی بجائے اس عبادت گاہ میں حج کے لئے آیا کریں اس بات پر عربوں کو اتنا غصہ آیا کہ ایک عرب نے جا کر اس کی عبادت گاہ میں گندگی پھیلا دی۔ ابرہہ کو اس بات پر بہت غصہ آیا۔ اور وہ بہت ساری فوج لے کر خانہ کعبہ پر حملہ کرنے کے لئے نکل کھڑا ہوا۔ مکہ کے قریب پہنچ کر اس نے شہر کے سامنے فوجیں ڈال دیں۔ قریش اس بات پر بہت ڈرے اور انہوں نے حضرت عبد المطلب کو ابرہہ کے پاس بھیجا۔ حضرت عبد المطلب کی شرافت اور ان کی شکل و صورت دیکھ کر ابرہہ بہت متاثر ہوا اور ترجمان کو بلا کر کہا ان سے کہو کہ آپ سے مل کر مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ آپ یہ بتائیں کہ آپ کے آنے کی غرض کیا ہے۔ اور آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں۔ ترجمان نے ان سے کہا کہ بادشاہ سلامت کہتے ہیں مجھے آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ اور وہ دریافت کرتے ہیں کہ آپ کس غرض کے لئے آئے ہیں۔

حضرت عبد المطلب (ترجمان سے) اپنے بادشاہ سے کہو کہ آپ کے آدمی میرے دو سو اونٹ پکڑ کر لے آئے ہیں وہ مجھے واپس کر دیئے جائیں

ابرہہ (ترجمان سے) ان سے کہو جب میں نے آپ کی شکل دیکھی تھی تو میں بہت ہی متاثر ہوا تھا۔ اور میں سمجھتا تھا کہ آپ بڑے لائق عقل مند اور تجربہ کار انسان ہیں۔ اس لئے میں آپ سے ملنے کے لئے تخت سے نیچے اتر آیا مگر اب جو میں نے آپ سے بات سنی ہے تو میرے دل سے اثر جاتا رہا ہے۔ آپ نے سنا ہو گا کہ میں بڑی فوج لے کر اس لئے آیا ہوں کہ اس مقام کو جو آپ کی اور آپ کے باپ دادوں کی عبادت گاہ ہے گرا دوں۔ میں یقین رکھتا تھا کہ آپ میرے سامنے یہی بات پیش کریں گے کہ ہمارے مقدس مذہبی مقام کو چھوڑ دو اور چلے جاؤ۔ مگر آپ نے اس بات کا ذکر تک نہیں کیا۔ حالانکہ وہ نہ صرف آپ کی عبادت گاہ ہے آپ کے باپ دادوں کی بھی عبادت گاہ رہی ہے۔ آپ نے میرے پوچھنے پر اگر ذکر کیا تو یہ کہ میرے دو سو اونٹ واپس کر دیئے جائیں بھلا یہ بھی کوئی اونٹوں کے ذکر کرنے کا موقعہ تھا۔ حضرت عبد المطلب (ترجمان سے) اپنے بادشاہ سے کہو اونٹوں کا مالک میں ہوں۔ اور میں نے آپ سے جو اونٹ مانگے ہیں یہی بتانے کے لئے مانگے ہیں کہ وہ اونٹ میرے ہیں اور میرے دل میں ان کا درد ہے۔ اگر خانہ کعبہ بھی کسی کا گھر ہے تو اس کے دل میں بھی اس کا درد ہو گا پس میرا مطالبہ غلط نہیں میں نے اپنے اونٹوں کا مطالبہ کر کے آپ کو یہ بتایا ہے کہ اگر ہمارا عقیدہ اس گھر کے متعلق صحیح ہے تو پھر اس گھر پر حملہ کر کے آپ بچیں گے نہیں کیونکہ اگر مجھے اپنے اونٹوں کی فکر ہے تو کیا کعبہ جس کا گھر ہے اس کو یہ فکر نہیں ہوگی۔ کہ وہ اسے آپ کے حملہ سے بچائے ابرہہ یہ جواب سن کر خاموش ہو گیا اور حضرت عبد المطلب کے اونٹ انہیں واپس کر دیئے۔ اس کے بعد حضرت عبد المطلب نے تمام حالات سے مکہ والوں کو آگاہ کر دیا اور انہیں مشورہ دیا کہ تم سب لوگ اس شہر کو چھوڑ دو اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر ڈیرے لگا لو۔ تاکہ جو کچھ ابرہہ نے کرنا ہے وہ کرے۔ یا جو کچھ خدا نے کرنا ہے وہ ظاہر ہو جائے۔ اس کے بعد مکہ میں واپس آ جائیں گے یہ کہہ کر حضرت عبد المطلب کچھ قریش دوستوں کے ساتھ خانہ کعبہ گئے اور خانہ کعبہ کے دروازے کا حلقہ جس کو پکڑ کر دروازہ کھولتے ہیں اسے انہوں نے اپنے ہاتھ میں لیا اور اللہ تعالیٰ سے نہایت درد کے ساتھ دعا کرتے ہوئے کہا۔

"اے اللہ جب بندے کے گھر کو کوئی لوٹنے کے لئے آتا ہے تو وہ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے تو وہ کسی کو اپنا گھر لوٹنے نہیں دیتا۔ اے رب وہ اس کا گھر ہوتا ہے جس میں وہ آپ رہتا ہے یا اس کے بیوی بچے رہتے ہیں مگر یہ گھر ایسا گھر ہے جس کے متعلق تو نے دنیا کے لوگوں سے کہا ہے کہ آؤ اور یہاں عبادت کرو۔ میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ تو بھی اپنے اس گھر کی حفاظت فرما جس میں لوگ عبادت کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ اور اس کو دشمن کے حملہ سے بچا لے اے میرے رب کل ابرہہ اپنی فوجیں اور لشکر لے کر خانہ کعبہ کو گرانے کے لئے آ رہا ہے۔ اے خدا ان کی فوجیں اور قوتیں تیری قدرتوں پر کل غالب نہ آئیں"

یہ کہا اور قریش کو لے کر پہاڑوں کی طرف چلے گئے۔ اور ابرہہ کے حملے کا انتظار کرنے لگے۔ دوسرے دن صبح کے وقت ابرہہ نے اپنے لشکر کو تیار ہونے کا حکم دیا۔ اس نے اعلان کیا کہ پہلے ہاتھی نکالے جائیں اور ان کے پیچھے پیچھے لشکر روانہ ہوں جب صبح کے وقت ہاتھی نکالے گئے۔ تو ان کا سب سے بڑا ہاتھی اللہ کے حکم کے تحت بیٹھ گیا۔ اس کو سخت مارا پیٹا گیا مگر اس نے ہلنے سے انکار کر دیا جب بہت مارتے تو وہ گھبرا کر اٹھ کر کھڑا ہو جاتا مگر حملہ کے لئے مکہ کی طرف نہ چلتا۔ اگر وہ اس کا منہ دوسری طرف کرتے تو وہ اٹھ بیٹھتا۔ اور چل پڑتا۔ اسی طرح وہ اس کا منہ جنوب کی طرف کرتے تو وہ چل پڑتا شمال کی طرف کرتے تو وہ چل پڑتا۔ مشرق کی طرف کرتے تو وہ چل پڑتا۔ مگر مکہ کی طرف منہ کرتے تو وہ بیٹھ جاتا۔ یہ دیکھ کر سب پر سخت گھبراہٹ طاری ہوئی۔ اتنے میں بادشاہ کو خبر ملی کہ لشکر میں بعض سپاہیوں میں چیچک نمودار ہو گئی ہے اور جلد ہی اس نے وباء کی صورت اختیار کر لی اس طرح وہ بیمار بھوکے پیاسے تڑپ تڑپ کر مر گئے۔

دیکھا! خدا تعالیٰ نے کیسا معجزہ دکھایا اور کس طرح اس نے نہ صرف یہ کہ اپنے گھر کی حفاظت کی بلکہ اس شہر یعنی مکہ کی بھی حفاظت کی جہاں حضرت محمد ﷺ نے پیدا ہونا تھا اور ان تمام لوگوں کو مٹا دیا جو خانہ کعبہ کو مٹانے کے لئے آئے تھے یہ واقعہ واقعہ فیل کہلاتا ہے۔ فیل عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہاتھی کے ہیں۔ ابرہہ چونکہ اپنے لشکر میں بے شمار ہاتھی لے کر آیا تھا اس وجہ سے اسے واقعہ فیل کہا جاتا ہے قرآن کریم میں اس واقعہ کا ذکر سورۃ "الفیل" میں ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے (-) اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرو۔ اور حدیث میں ہے (-) تم میں سے اچھا وہی ہے جو اپنی بیوی سے اچھا ہے۔ سو روحانی اور جسمانی طور پر اپنی بیویوں سے نیکی کرو۔ ان کے لئے دعائیں کرتے رہو اور طلاق سے پرہیز کرو۔ کیونکہ نہایت بد خدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو طلاق دینے میں جلدی کرتا ہے۔ جس کو خدا نے جوڑا ہے اس کو ایک گندے برتن کی طرح جلد مت توڑو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

ری ایکٹروں میں شگاف / امریکہ

امریکہ میں ایٹمی پاور پلانٹس کے ری ایکٹروں میں شگاف پڑے ہوئے دیکھے گئے۔ لیکن حکومت نے اس بات کی تردید کی ہے کہ ان شگافوں سے سیکورٹی کو کوئی خطرہ لاحق ہو سکتا ہے یہ شگاف حال ہی میں معلوم کئے گئے ہیں اور یہ بات ری ایکٹر میں پانی کے راستوں کے معائنے سے پتہ چلے۔ این۔ ڈی۔ سی نے گزشتہ ماہ اس سلسلے میں تمام لائسنس ہولڈروں یا کنسٹرکشن کرنے کے پرمٹ حاصل کرنے والوں کو نوٹس بھیجے تھے اور انہیں اس بات سے متنبہ کیا تھا کہ ۳۶۰ ڈگری کریک پائے گئے۔ جو اگر بڑھنے دیئے گئے تو خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔ این۔ ڈی۔ سی کے نوٹس میں کہا گیا تھا کہ ایسا ہی ایک ۳۶۰ ڈگری کریک پہلے بھی دیکھا گیا تھا۔ بہر حال ماہرین کا کہنا ہے کہ ان شگافوں سے فی الحال کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اس کے باوجود ہر وہ شخص جس نے ان شگافوں کی خبر سنی اسے یہ خطرہ پیدا ہوا کہ چونکہ ان شگافوں کا تعلق ایٹمی پلانٹوں سے ہے اس لئے انسانی جان کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔

روس / بھارت

اخباری خبروں کے مطابق ماسکو نے بھارت سے وعدہ کیا ہے کہ وہ اسے باقاعدگی کے ساتھ اسلحہ فراہم کرتا رہے گا۔ یہ بات روس کے ڈپٹی پرائم منسٹر کی طرف منسوب کی گئی ہے۔ انہوں نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ روس سے بھارت کو ایک عرصہ سے اسلحہ مل رہا ہے اور اب بھی ہماری یہی پالیسی ہے کہ بھارت کو ہماری طرف سے اسلحہ ملتا رہے۔ ہم دونوں نے اس سلسلہ میں ایک معاہدہ طے کر لیا ہے۔ بھارت کے وزیر تجارت جو وزیر اعظم مسٹر نرسیمار اؤ کے ساتھ روس گئے تھے نے کہا کہ جس مقدار میں روس بھارت کو اسلحہ دے گا۔ یعنی دو ارب امریکی ڈالر کا۔ اسے دو سالوں پر پھیلایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اس سال ۸۰ کروڑ امریکی ڈالر کا اسلحہ خریدا جائے گا۔ بھارت چائے مہیا کرے گا اور تمباکو اور چمڑے کی بنی ہوئی چیزیں بھی۔ ان چیزوں کی فروخت سے ۲۶ ہزار کروڑ روپیہ ملے گا۔ روس کے قرضے کی صورت میں نبٹایا جائے گا۔

امریکہ / مقبوضہ کشمیر

امریکہ کے سینیٹ ایکشن برائے اپروپری ایشن نے حال ہی میں ۱۹۹۵ء کا فارن اوپریشنز بل پاس کیا ہے۔ اس بات پر تشویش کا اظہار کیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی پامالی ہو رہی ہے۔ اس کی کمیٹی نے جو رپورٹ پیش کی ہے۔ جو بل کا حصہ ہے اس میں کہا ہے کہ انسانی حقوق کی پامالی قابل تشویش ہے۔ اور اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ گذشتہ سال کی نسبت اس کیفیت میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ انہوں نے کہا ہے کہ شہریوں کو اغوا کر کے ایسی جگہ پر پہنچا دیا جاتا ہے جہاں سے ان کا کچھ پتہ نہیں ملتا۔ عدالتوں کے فیصلوں کے بغیر ہی لوگوں کو ہلاک کیا جاتا ہے۔ اور حراست میں لئے گئے لوگوں پر تشدد جاری رکھا جاتا ہے۔

رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگرچہ کمیٹی کو اس بات کا علم ہے کہ یہ زیادہ خطرات کی طرف لے جائی جانے والی بات ہے لیکن اس سلسلے میں ابھی تک کچھ کیا نہیں جا سکا۔ سیکورٹی فورسز نہایت بے دردی کے ساتھ تشدد کرتی ہیں اور ان کے خلاف کوئی بھی حکومت ابھی تک کوئی ایسا ایکشن نہیں لے سکی جو مزید تشدد کی کارروائیوں سے باز رکھے۔

رپورٹ میں اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ بعض افراد جنہیں پبلک سیکورٹی لاء کے سلسلے میں حراست میں لیا گیا ہے ان پر ایک لمبے عرصے سے کوئی مقدمہ نہیں بنایا گیا یعنی مقدمہ بنائے بغیر ان کو ایک لمبے عرصے سے حراست میں رکھا جا رہا ہے۔

انڈونیشیا پریس

انڈونیشیا میں ۱۹۶۶ء کے پریس قواعد کو لاگو کرتے ہوئے حکومت نے بعض میگزین کی اشاعت کے لائسنس ضبط کر لئے ہیں۔ اس سلسلے میں مقامی طور پر بھی احتجاج ہوا ہے اور عالمی برادری نے بھی اس واقعہ کی سخت مذمت کی ہے۔ صدر سہارتو نے اپنے پہلے پبلک تبصرے میں کہا ہے کہ ہمارے پاس ایسے کنٹرول موجود ہیں کہ ہم پریس کی آزادی کو برقرار رکھتے ہوئے شہریوں کو آزاد زندگی بسر کرنے کا موقع دیں۔ در حقیقت پریس جس آزادی کے ساتھ شہریوں کی زندگی میں دخل دیتا ہے۔ اسے روکنا مقصود ہے سا ری دنیا میں یہ بات قابل توجہ بنی ہوئی ہے کہ پریس کس حد تک نجی زندگی میں دخل اندازی کر سکتا ہے۔ انڈونیشیا کے صاحب اقتدار لوگوں نے محسوس کیا کہ اگر پریس کو کھلی آزادی دے دی جائے تو وہ یقیناً کئی گھروں کا سکون برباد کر دیتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ان کے سامنے برطانیہ کی بھی مثال ہو جہاں شہزادہ چارلس اور شہزادی ڈیانا کی زندگی بری طرح متاثر ہوئی ہے اور اخباری خبروں کی وجہ سے انہیں الگ ہونا پڑا ہے۔ ڈیانا کی ایسی گفتگوئیں اور تصویریں جنہیں انتہائی طور پر نجی کہا جا سکتا تھا۔ اخبارات نے شائع کر کے ان کے متعلق شکوک پیدا کئے اور اسی طرح شہزادہ چارلس کی نجی زندگی کو بھی اس طرح اچھالا کہ ان کے کردار کو داغدار بنانے کی کوشش کی گئی۔

انڈونیشیا نے شاید یہی بات محسوس کرتے ہوئے بعض رسالوں کے لائسنس ضبط کر لئے ہیں اور صدر سہارتو نے اس بل کی حمایت میں ایک پبلک بیان دیا ہے۔ اب کہا جاتا ہے کہ اس بل کی وجہ سے لوگ تشدد پر بھی اتر آئے اور عالمی برادری نے بھی ان کا ساتھ دیتے ہوئے بل کی مذمت کی ہے لیکن بہر حال بل کے جاری ہی رہنے کا امکان ہے۔ البتہ حکومت نے اس پر غور کرنے کا وعدہ کیا ہے اور کہا ہے کہ اگر اس میں کوئی سقم پایا گیا تو اسے یقیناً دور کیا جائے گا۔

معین قریشی کے خیالات

لندن میں یہ بات کی گئی ہے کہ اس وقت ملک میں یعنی پاکستان میں سب سے بڑا خطرہ یہ ہے کہ اسے بطور ایک یونٹ کے استحکام حاصل نہ ہو۔ بلکہ یہ الگ الگ ٹکڑوں میں بٹ جائے۔ یہ بات سابق نگران وزیر اعظم معین قریشی کی طرف منسوب کی گئی ہے۔ معین قریشی نے اپنے قلیل عرصہ میں پاکستان میں بہت سی ایسی باتیں کرنے کی کوشش کی تھی جو عام طور پر حکومتیں کرتے ہوئے ڈرتی ہیں تا کہ انہیں مخالفت کا سامنا نہ ہو۔ کہا جاتا ہے کہ چونکہ معین قریشی کو اس بات کا علم تھا کہ وہ زیادہ دیر تک نہیں رہیں گے اس لئے انہوں نے مشکل ترین باتیں بھی کرنے کا عہد کر رکھا تھا۔ امن و امان کے لئے اور ٹیکس نادہندگان سے ٹیکس کی وصولی کے لئے انہوں نے جو اقدام اٹھائے تھے۔ انہیں کافی سخت سمجھا گیا تھا۔ اس وقت معین قریشی واشنگٹن میں مقیم ہیں اور ابھرتی ہوئی منڈیوں کا آپس میں تعلق پیدا کر کے دنیا کی اقتصادیات کو بہتر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ وہ موجودہ سیاسی حالات دیکھ کر خاصے مایوس ہوئے ہیں۔ ان کا خیال تھا کہ جو مسائل اس وقت ملک کو درپیش ہیں ان کے پیش نظر تمام پارٹیوں کو اکٹھا ہو جانا چاہئے تھا۔ وہ حکومت اور حزب اختلاف دونوں کی پالیسیوں سے اتفاق نہیں کرتے اور ان کا کہنا ہے کہ موجودہ حالات جو مایوس کن ہیں ان دونوں کی آپس کی رسہ کشی سے پیدا ہوئے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ حکومت اور حزب اختلاف آپس میں مل بیٹھیں اور مشکل مسائل کو حل کرنے کی کوشش کریں۔

وزیر اعظم / آئرلینڈ میں

ڈبلن میں آئرش ٹائمز کو انٹرویو دیتے ہوئے وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے اس یقین کا اظہار کیا ہے کہ کشمیر اور افغانستان کے مسائل وہاں کے لوگوں کی خواہشات کے مطابق حل ہو جائیں گے۔

اس انٹرویو میں آپ نے کہا کہ پاکستان کی سرحدوں پر کشمیر اور افغانستان کے جھگڑے انہیں نو آبادیاتی نظام کے ورثے میں اور سرد جنگ کے ذریعے سے ملے ہیں۔ آپ نے اس امید کا اظہار کیا کہ آئندہ آنے والا وقت اس بات کا اظہار کرے گا کہ ایشیا میں اقتصادی اور صنعتی حالات فروغ پذیر ہیں۔ آپ نے کہا کہ جغرافیائی حالات کے لحاظ سے پاکستان ایک ایسی جگہ پر واقع ہے کہ وہ اپنا کردار ادا کرے گا اور ایک جدید جمہوریت بن جائے گا۔ جو لبرل خیالات کے مسلمانوں کا ملک کہلائے گا۔ اور اس صورت میں وہ اسلامی دنیا کے لئے ایک نمونہ کی حیثیت اختیار کر جائے اور مغرب کے ساتھ ایک پل کا کام دے گا۔ جب آپ سے کشمیر کے مسئلے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے کہا کہ سرد جنگ اس طرح ختم ہوئی کہ جمہوریت کے اصولوں کو طاقت نصیب ہوئی اور اسی طرح انسانی حقوق کی پاسداری کو بھی فروغ ملا اور دنیا کی منڈیاں ایک دوسرے کے لئے کھل گئیں۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ سربوں کے ظلم و تشدد نے بوسنیا کے لئے ایک المیہ کی کیفیت پیدا کر رکھی ہے۔ کشمیری لوگوں کے متعلق آپ نے اس خیال کا اظہار کیا کہ انہیں اپنا حق خود ارادیت حاصل کرنے کے لئے بہت زیادہ جدوجہد کرنی پڑی ہے۔ حالانکہ یہ حق انہیں اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کی قراردادوں میں مل چکا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ عالمی برادری جلد ہی اس بات کو محسوس کرے گی کہ انہیں کشمیر کے جائز مطالبات مان لینے چاہئیں اور انہیں بھارتی حکمرانوں سے آزادی ملنی چاہئے۔ وہاں کے لوگ جائز طور پر اپنے حقوق کے لئے کوشاں ہیں۔ باوجود اس کے کہ نصف ملین کے قریب وہاں بھارتی فوج موجود ہے لیکن کشمیریوں کے ارادوں میں کسی قسم کی کمزوری نہیں آئی۔ جہاں تک پاکستان میں سماجی حالات میں تبدیلیوں کا تعلق ہے وزیر اعظم نے کہا کہ سماجی تبدیلیاں راتوں رات نہیں لائی جا سکتیں۔ دنیا میں کہیں ایسا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں ہو سکا کہ راتوں رات تبدیلیاں لائی گئی ہوں۔ یہ ایک بڑا دشوار مسئلہ ہے اور یہ اس لئے بھی مشکل ہے کہ ہمارا ملک ایک ترقی پذیر ملک ہے البتہ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم ایک سماجی ترقی لانے کی کوشش کریں۔ ان کے علاوہ بھی وزیراعظم نے کئی معاملات پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

بوسنیا کے لئے اسلحہ؟

امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ وارن کرسٹوفر نے کہا ہے کہ اگر سربوں نے قیام امن کی نئی تجاویز کو منظور نہ کیا تو اس بات کا قوی امکان ہے کہ سابق یوگوسلاویہ پر اسلحہ کے سلسلے میں جو پابندی لگی ہوئی ہے اسے اٹھا لیا جائے تاکہ بوسنیا کے مسلمان اپنے دفاع کے لئے اسلحہ خرید سکیں۔ مسٹر کرسٹوفر نے اپنے جہاز پر جو انہیں جنیوا لے جا رہا تھا۔ یہ باتیں بتائیں۔ ان کے ساتھ روس فرانس، جرمنی اور برطانیہ کے وزرائے خارجہ بھی تھے۔ یہ سب لوگ اس لئے جنیوا جا رہے تھے کہ وہاں نئی امن تجاویز پر اتفاق رائے حاصل کیا جائے۔ جیسا کہ سمجھا جا سکتا ہے ان نئی تجاویز کے ذریعے مستقل جنگ بندی بھی ایک ہدف ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر سربوں نے ان تجاویز کو منظور نہ کیا تو ہم اس بات پر غور کریں گے کہ سابق یوگوسلاویہ پر لگائی گئی اسلحہ کی پابندی کو اٹھا لیا جائے۔ یہ تجاویز ایک رابطہ گروپ نے پیش کی ہیں اور اس رابطہ گروپ کے اراکین کا پانچ سلطنتوں سے تعلق ہے۔ یہ بھی ان تجاویز میں کہا گیا ہے کہ بوسنیا کو ۵۱ فی صد علاقہ یقینی طور پر واپس مل جانا چاہئے۔

افغانستان میں امن کی ایک اور کوشش

تنظیم اسلامی کانفرنس نے افغانیوں کے ساتھ گفت و شنید شروع کر دی ہے تاکہ وہاں مختلف دھڑے آپس میں لڑائی بند کر دیں اور افغانستان کی ترقی کے لئے مل جل کر کام کریں۔ کہا جاتا ہے کہ تنظیم اسلامی کانفرنس کے سیکرٹری جنرل حامد الغابد نے اپنے ایک خط میں اس بات کا اظہار کیا ہے کہ وہ لڑائی بند کریں اور جیسا کہ وہ پہلے کہہ چکے ہیں تمام افغانی پارٹیوں کی ایک کانفرنس بلائی جائے تاکہ وہاں مستقل امن کے لئے معاہدہ کیا جا سکے۔ اس خط کا جواب ملنے پر تنظیم اسلامی کانفرنس کے سیکرٹری جنرل فوری طور پر اسلام آباد پہنچ جائیں گے تاکہ وہ افغانی لیڈروں سے مل سکیں۔

بتایا گیا ہے کہ تنظیم اسلامی کانفرنس کے عہدہ دار اپنے سیکرٹریٹ بمقام جدہ کے ذریعے تمام حالات سے واقفیت حاصل کرتے رہتے ہیں۔ اس کے مطابق افغان حکومت نے جس کے سربراہ برہان الدین ربانی ہیں نے اپنے طور پر مستقل جنگ بندی کا اعلان کر دیا ہے تاکہ گفت و شنید کا ایک نیا دور شروع کیا جا سکے۔ جمعرات کے روز سے صبح آٹھ بجے سے یہ جنگ بندی لاگو ہے۔ کہا جاتا ہے کہ حکومت کی فوجیں حملہ کرنے سے رکی رہیں گی اگرچہ وہ اپنے اپنے دفاعی مورچوں پر قائم رہیں گی لیکن حملہ نہیں کریں گی صدر ربانی کی طرف سے جاری کئے گئے بیان میں کہا گیا ہے کہ افغانستان کی اسلامی حکومت اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ جب تک امن اور استحکام حاصل نہیں ہو گا۔ اقتدار کی منتقلی مناسب نہیں ہو سکتی۔

اسی لئے حکومت نے کہا ہے کہ وہ تمام قانونی جہادی سیاسی پارٹیوں کو ایک پلیٹ فارم پر لانا چاہتی ہے جہاں سماجی کارکن سماجی حیثیت سے یا انفرادی طور پر حکومت سے تعاون کا معاہدہ کریں تاکہ اس کے بعد کسی سیاسی لیڈر کو اقتدار منتقل کیا جا سکے۔

بقیہ صفحہ ۴

ہوں کہ مہمان نوازی اور ذرہ نوازی ان کی فطرت کا خاص خاصہ ہے بزرگوں کا ادب اور اساتذہ کا مناسب لحاظ اور اس کے مطابق ان سے گفتگو کرنے میں بھی طاہر ممتاز ہیں۔ ان کا مضمون "میری امی" جو شائع ہوا ہے ان کی قابلیت کا مظہر ہے۔ اور جن دوستوں نے بھی یہاں یا اسلامیہ کالج لاہور کے انعامی تقریری مقابلہ میں فروری میں ان کی تقریر سنی وہ اس میدان میں بھی ان کی شہسواری کے امکانات کو بھانپ سکتے ہیں۔ میرے لئے تو طاہر کی تلاوت قرآن کریم ہی جو وہ اپنے قابل فخر عالم باپ کی طرز میں کرتے ہیں کافی سے زیادہ دل لبھانے والی ہے۔ نمازوں میں سستی کا واقعہ جو طاہر نے خود بیان کیا ہے۔ اپنے اندر کچھ انکساری کا رنگ بھی رکھتا ہے۔ کیونکہ اگرچہ رات کو دیر تک پڑھنے کی وجہ سے بعض اوقات وہ صبح کی نماز باجماعت باوقت نہ پڑھ سکے ہوں۔ لیکن باوجود صغر سنی کے جس قدر خشوع و خضوع اور تضرع اور گریہ و زاری سے وہ نماز ادا کرتے ہیں وہ ان کے والد ماجد اور جد امجد (-) کی صداقت پر ایک زبردست دلیل ہے۔ الغرض طاہر نے اپنی امی ابا کے بہت سے اوصاف و محاسن سے معتدبہ حصہ پایا ہے۔ خدا تعالیٰ انہیں ہر لحاظ سے اپنی (-) والدہ ماجدہ کی دعاؤں کا اہل بنائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ عزیزہ آسیہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم برکت اللہ صاحب (وفات یافتہ) دارالرحمت شرقی ربوہ تقریباً ایک ماہ سے ٹائیفائیڈ بخار کی وجہ سے علیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفا عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم نثار احمد بٹ صاحب آف کراچی مورخہ ۹۴-۷-۳ کو بعمر ۶۰ سال نیوی ہسپتال کراچی میں وفات پا گئے ہیں۔ تدفین کراچی کے احمدیہ قبرستان میں ہوئی۔

ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست دعا ہے

○ مکرم مبارک احمد ساہی صاحب مربی سلسلہ اطلاع دیتے ہیں کہ۔

محترم شمشاد احمد سلہری صاحب ابن چوہدری محمد شفیع صاحب آف مراڑہ (ظفروال) ضلع نارووال مورخہ ۵۔ جولائی ۱۹۹۴ء رات گیارہ بجے دل کا دورہ پڑنے سے بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔

آپ مکرم کیپٹن محمد سعید صاحب کے داماد تھے۔ آپ کی نماز جنازہ اگلے روز مراڑہ میں مکرم نعیم احمد محمود چیمہ صاحب مربی ضلع نارووال نے پڑھائی بعد ازاں مراڑہ میں ہی تدفین ہوئی۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

تحریک وقف زندگی و داخلہ جامعہ احمدیہ ۱۹۹۴ء

۱۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق فرماتے ہیں

"میں جماعت کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے اخلاق کا ثبوت دے۔ اور نوجوان زندگیاں وقف کریں۔ ہر احمدی گھر سے ایک نوجوان ضرور اس کام کے لئے پیش کیا جائے۔ مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے ہر سال کم از کم پچاس طالب علم آنے چاہئیں۔ سو (۱۰۰) ہوں تو بہتر ہے"۔

۲۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد کو دیکھتے ہوئے فرماتے ہیں

"جس تعداد میں نوجوان جامعہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں اور باقاعدہ مربی بنتے ہیں اسے دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہماری ضروریات کے ہزارویں حصہ کو بھی پورا نہیں کرتے"۔

۳۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

آئندہ سو سالوں میں (دین حق) نے جس کثرت سے ہر جگہ پھیلنا ہے اس کے لئے لاکھوں تربیت یافتہ غلام چاہئیں۔ ایسے واقفین زندگی چاہئیں جو خدا کی راہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہوں۔ ہر طبقہ زندگی سے کثرت کے ساتھ واقفین زندگی چاہئیں۔"

۴۔ جامعہ احمدیہ کی تعداد بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت کا فیصلہ ہے۔

"ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائیں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو ۲۱ اگست ۱۹۹۴ء کو ہو گا۔ امراء و صدر صاحبان، مربیان و معلمین کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ آئمہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات اور مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ ذہین، ہونہار، خدمت دین کا شوق رکھنے والے، مخلص طلباء کو جامعہ احمدیہ میں بھجوانے کے لئے کوشش فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ہر قسم کے زیورات کا مرکز
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 649

دردوں سے فوری نجات
پینز کیوریٹو سمیل PAINS CURATIVE SMELL بفضلہ تعالیٰ ہر قسم کی دردوں کیلئے مؤثر
24 گھنٹوں کیلئے آزمائش مفت
تفصیلی لٹریچر مفت طلب کریں: کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ
فون 04524 771/211283
فیکس 04524-212299

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ 12 جولائی 1994ء
کل سہ پہر تک بارش ہوتی رہی آج دھوپ نکلی ہے درجہ حرارت کم از کم 24 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 32 درجے سنٹی گریڈ

○ وفاقی کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ توہین رسالت کے قانون میں ترمیم نہیں ہوگی اور نہ اس کی سزا میں کمی کی جائے گی۔ قانون میں تبدیلی کی خبریں شرارت ہیں۔ حکومت اس حد تک جانے کو تیار ہے کہ توہین رسالت کے مرتکب کو تین مرتبہ پھانسی دی جائے۔ وفاقی کابینہ نے ایف آئی اے کو ہدایت کی ہے کہ توہین رسالت کے بارے میں متنازعہ بیان کی اشاعت کی ذمہ دار نیوز ایجنسی کے خلاف تحقیقات کرے۔ جعلی نیوز ایجنسیوں کے معاملات کی بھی چھان بین کی جائے گی۔

○ اسلام آباد میں علماء کرام نے احتجاجی مظاہرہ کیا اور سپریم کورٹ کے سامنے دھرنا مار کر بیٹھ گئے۔ علماء نے کہا کہ حکومت امتناع قادیانیت آرڈیننس کے خلاف اپیل کے مسئلے پر لاپرواہی کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ اس کے بعد علماء نے وزیر داخلہ مسٹر نصیر اللہ بابر سے ملاقات کی جن کی یقین دہانی پر علماء نے احتجاج ختم کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کی سپریم کورٹ کے فیصلہ کے خلاف نظر ثانی اپیل کی سماعت جلد ہوگی اگر جلد نہ ہوئی تو استعفیٰ دے دوں گا۔ وزیر داخلہ نے ان امور پر علماء سے تحریری معاہدہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ۱۰۔ اگست تک اپیل کا فیصلہ کرانے کی بصورت دیگر علماء کی احتجاجی تحریک کی حمایت کرے گی۔ حکومت نے کہا ہے کہ وہ مذہبی معاملے میں علماء کے ساتھ ہیں دباؤ میں نہیں آئیں گے۔

○ وزیر داخلہ نے مسیحی برادری سے تعلق رکھنے والے اراکین قومی اسمبلی سے ملاقات کے بعد بتایا کہ ایسا طریق کار اختیار کیا جائے گا کہ کسی بے گناہ کو توہین رسالت کے جرم میں ملوث نہیں کیا جا سکے گا۔

○ وزیر اطلاعات مسٹر خالد احمد کھرل نے کہا ہے کہ عوامی سیلاب حکومت کے ساتھ ہے نواز شریف کا نقلی سیلاب کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ قومی دولت لوٹنے والوں کو کسی صورت معاف نہیں کیا جائے گا۔

○ وزیر اعظم نے دادو کے ایم این اے کے خلاف تحقیقات کا حکم دیا ہے۔ ان پر ٹھٹھہ کے صحافی کی بہن کے اغوا اور قتل میں ملوث ہونے کا الزام ہے۔

○ موسلادھار بارش کے باوجود نواز شریف کا بہاولپور میں زبردست استقبال کیا گیا۔ ہزاروں افراد ہوائی اڈے پر موجود تھے۔ جلوس نے ۸ کلومیٹر کا سفر پونے دو گھنٹے میں طے کیا۔ مسٹر نواز شریف ۱۴ جولائی کو پشاور پہنچیں گے وہاں پر ان کے شاندار استقبال کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ کچھ لوگ کاروبار بند کرا رہے ہیں جبکہ ہم کاروبار دگنا کرنا چاہتے ہیں۔

○ وفاقی کابینہ نے کہا ہے کہ اپوزیشن یاد رکھے کہ لانگ مارچ پجارو یا مرسیڈیز پر نہیں ہوتے۔ کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ قرض نادہندگان کو بلیک لسٹ قرار دے کر آئندہ قرضوں کا اجراء نہیں کیا جائے گا۔ پی آئی اے اور دیگر اداروں کی نادہندہ تمام ٹریول ایجنسیوں کے لائسنس منسوخ کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ فیصلہ کیا گیا کہ بینک افسروں کی ترقی محض سنیارٹی کی بناء پر نہیں بلکہ بہتر کارکردگی پر ہوگی۔

○ توہین رسالت کے قانون میں تبدیلی کے خلاف مزید کئی شہروں میں احتجاجی مظاہرے اور ہڑتال ہوئی۔ ملتان، منڈی بہاؤالدین، شہداد کوٹ، جھنگ اور کئی دوسرے شہروں میں احتجاجی جلوس اور مظاہرے کئے گئے۔

○ احتجاج ختم کرانے کے لئے انتظامیہ نے علماء سے رابطے قائم کئے ہیں۔ علماء اور تاجروں کی سرگرمیوں کا سخت نوٹس لینے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔

○ پنجاب اسمبلی میں مجالس قائمہ کی سربراہی کے انتخابات پر حکومت اور اپوزیشن کے درمیان نیا تنازعہ پیدا ہو گیا ہے۔

○ وزیر اعلیٰ سندھ سمیت بااثر شخصیتوں کے نام بجلی کے واجبات کی ادائیگی کے نوٹس جاری کئے گئے ہیں ان میں صوبائی وزراء اور اراکین اسمبلی بھی شامل ہیں۔ واپڈا حکام نے بتایا ہے کہ وڈیروں اور جاگیرداروں کے ذمے ۳۵ کروڑ روپے سے زائد کے بل واجب الاداء ہیں۔

○ صوبہ سرحد اور کشمیر میں شدید بارش کے بعد دریاؤں میں طغیانی آنے سے متعدد مکان اور عمارتیں گر گئیں۔ چارسدہ اور نوشہرہ کے متعدد علاقے زیر آب آگئے۔

○ ۱۶ جولائی کو مشتری سیارے پر جو تصادم ہوگا اس کا دنیا پر بہت کم اثر ہوگا یا بالکل نہیں ہوگا۔ دھماکہ کے بعد اٹھنے والا گرد و غبار پاکستان سے نظر نہیں آسکے گا۔ دوسری طرف علماء کرام نے کہا ہے کہ ۱۶ جولائی کو تمام مسلمان اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں۔ علماء نے کہا ہے کہ یہ وارننگ ہے یہ سب اللہ کے حکم سے ہے لوگ مساجد میں جائیں۔ ظلم ڈھانا بند کریں۔ یہ قیامت کی نشانیاں ہیں۔

○ شہدادکوٹ سندھ کے نزدیک کل شاہ برانچ نہر میں ۱۰۰ فٹ چوڑا شگاف پڑنے سے متعدد دیہات زیر آب آگئے ہیں رودکوہی سیلاب نے جام پور کے مضافات میں تباہی مچا دی ہے ۲۶ سے زیادہ دیہات زیر آب آ گئے۔

○ پنجاب یونیورسٹی میں اسلامی جمعیت طلبہ کے تین اراکین اور ایک یونیورسٹی ملازم کی ہلاکت کے بعد جمعیت نے ملک بھر میں یوم احتجاج منایا۔ پشاور، لاہور اور فیصل آباد سمیت کئی شہروں میں احتجاجی مظاہرے ہوئے۔ اسلامی جمعیت نے الزام لگایا ہے کہ یہ سانحہ حکومت کی سازش ہے۔ مبینہ طور پر اس سانحہ کا ذمہ دار امامیہ سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کو ٹھہرایا جا رہا ہے۔

○ گھی کارپوریشن نے گھی کی قیمتوں میں ساڑھے نو روپے کلو اضافہ کر دیا ہے نجی شعبہ نے پہلے ہی اضافہ کر دیا تھا۔

○ کراچی میں مسلح افراد نے صدر مملکت کے ذاتی معالج ڈاکٹر صالح میمن کو اغوا کر لیا ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ موجودہ نظام کو سابق صدر غلام اسحاق جیسے افراد نے سبوتاژ کیا ہے۔ حکومت اپنی غلطیوں کی معافی مانگنے کی بجائے تڑی لگاتی ہے اسے اس کی بھاری قیمت ادا کرنی پڑے گی۔ انہوں نے کہا کہ اگر صدر لغاری کرپشن کے الزام سے بچ نکلے تو یہ سیاسی نظام کے لئے تباہ کن ہوگا۔

○ وزیر اعظم نے مہران بینک سکینڈل کے عدالتی کمیشن کے سربراہ جسٹس عبدالقدیر کی سپریم کورٹ سے ریٹائرمنٹ کے موقع پر ان کے اعزاز میں عشائیہ دیا۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس محمد الیاس نے کہا ہے کہ رکاوٹیں دور کر کے عدلیہ کو انتظامیہ سے جلد علیحدہ کریں گے۔

○ ملک بھر میں ۱۱۔ جولائی کو عالمی یوم آبادی منایا گیا ہے۔ بڑے شہروں میں واک اور سیمیناروں کا اہتمام کیا گیا۔

○ طوفانی بارش سے جھنگ میں کئی مکانات گر گئے۔ ۴۔ افراد ہلاک اور ۸ زخمی ہو گئے۔ دریائے چناب میں شدید طغیانی سے ۳۵ دیہات زیر آب آگئے۔ بلوچستان میں ۶ اور کراچی میں ۷۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ گذشتہ روز مختلف شہروں میں جو بارشیں ہوئیں ان میں گوجرانوالہ اور سرگودھا میں ریکارڈ بارش ہوئی۔